CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 24 جولائی 2000ء- 21 ربیع الثانی 1421 ہجری- 24 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 166

نیک صحبت کی وجہ سے مغفرت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ کے فرشتے راستوں میں پھر کر ذکر الٰہی کرنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان مجالس میں شرکت کرتے ہیں۔ اور ان کو آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کیا کررہے تھے۔ وہ کہتے ہیں تیری تسبیح و تحمید کر رہے تھے اور جنت کی دعائیں کر رہے تھے اور دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ان سب کو بخشتا ہوں۔ اور تمہیں گواہ بناتا ہوں ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ایک شخص اس مجلس میں شامل نہیں تھا کسی کام سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسی قوم ہیں کہ ان کا ساتھی محروم اور بدبخت نہیں ہو سکتا۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔"

اور فرمایا:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہو گا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے......."

(ملفوظات جلد اول ص 301)

35 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 28 تا 30 جولائی 2000ء

ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگرام۔ پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28 جولائی 2000ء

2-45 p.m. مشاعرہ۔ جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں

4-00 p.m. اسلام آباد (لندن) سے لائیو نشریات

5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ لائیو

8-25 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔ پرچم کشائی

افتتاحی سیشن

8-30 p.m. تلاوت ترجمہ۔ اردو نظم

9-00 p.m. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 29 جولائی 2000ء

1-00 a.m. جمعہ کے دن کی کارروائی (دوبارہ)

4-05 a.m. تلاوت۔

4-30 a.m. جمعہ کے دن کے جلسہ کے پروگرام (دوبارہ)

10-00 a.m. تلاوت

10-10 a.m. ہمارا جلسہ سالانہ۔ ایم ٹی اے جرمنی

11-20 a.m. جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000ء کی جھلکیاں

1-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو

دوسرا سیشن

2-00 p.m. تلاوت۔ ترجمہ۔ نظم

2-15 p.m. مالی قربانیوں کی اہمیت ضرورت اور برکات از مکرم زاہد احمد خان صاحب۔ جلنگھم (انگلش)

2-40 p.m. خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم راویل بخاری صاحب لندن۔ (انگلش)

3-05 p.m. اپنے متبعین کی تربیت کے ضمن میں سیرۃ حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ مثالیں از مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ اور امام بیت الفضل لندن (اردو)

3-35 p.m. اردو نظم۔ اعلانات

3-45 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خواتین سے خطاب (جلسہ گاہ خواتین سے)

5-30 p.m. اسلام آباد سے لائیو

تیسرا سیشن

8-00 p.m. تلاوت و ترجمہ۔ نظم

8-30 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو نشریات

اتوار 30 جولائی 2000ء

1-00 a.m. ہفتہ کے روز دوسرے سیشن کی کارروائی (دوبارہ)

4-00 a.m. ہفتہ کے پروگرام (دوبارہ)

چوتھا سیشن

2-00 p.m. تلاوت۔ ترجمہ۔ نظم

2-15 p.m. بدلتے ہوئے عصری تقاضے اور دینی تعلیمات از مکرم کریم اسعد احمد خان۔ لندن۔ (انگلش)

2-40 p.m. رفقائے حضرت مسیح موعود کی زندگیوں میں آنے والا انقلاب از مکرم ابراہیم احمد نونن۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ (انگلش)

3-05 p.m. اردو نظم۔ اعلانات۔

3-10 p.m. احمدیت۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا سرسبز پودا از مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز' امیر جماعت احمدیہ برطانیہ۔ (اردو)

3-40 p.m. معزز مہمانوں کی تقاریر۔ پیغامات۔

4-40 p.m. عالمی بیعت کے بارے میں ہدایات

5-00 p.m. عالمی بیعت کی تقریب (اسلام آباد سے لائیو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آخری سیشن

8-00 p.m. تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ عربی قصیدہ۔ اردو نظم

8-30 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(1)

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا کی جھلکیاں

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لمبے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے

انڈونیشیا کے اخبارات اور ٹیلی ویژن پر حضور کے دورہ کی خبریں

مورخہ 19/جون 2000ء کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیتھرو ائرپورٹ سے KLM کی فلائٹ کے ذریعہ سوا تین بجے سہ پہر انڈونیشیا کے پہلے تاریخی سفر پر روانہ ہوئے۔ انڈونیشیا کی تاریخ میں کسی بھی خلیفہ وقت کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق سوا پانچ بجے کے قریب جہاز ایمسٹرڈیم پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب ہالینڈ' مربیان کرام' مکرم عبدالحمید صاحب' صدر مجلس خدام الاحمدیہ و صدر لجنہ نے دیگر ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے ائرپورٹ پر قریباً تین گھنٹے VIP لاؤنج میں قیام فرمایا۔ دوران قیام حضور انور نے ہالینڈ کے احباب سے گفتگو فرمائی اور خصوصیت سے انڈونیشیا کی تاریخ اور وہاں ابتدائی مربیان کی آمد اور ان کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے بارش والے واقعہ کا ذکر کیا اور شاہ محمد صاحب اور دیگر مربیان کی قید اور معجزانہ رنگ میں ان کی رہائی کا ذکر کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ انہیں رہائی کے دن اور وقت سے پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کی زمین میں احمدیت کی تائید و صداقت میں معجزات رونما ہوئے ہیں۔ حضور محبت بھرے انداز میں انڈونیشیا کا ذکر فرماتے رہے اور ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کسی بھی خلیفہ وقت کا یہ انڈونیشیا کا پہلا دورہ ہے۔ رات پونے نو بجے ایمسٹرڈیم سے انڈونیشیا کے تاریخی سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ تقریباً بارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز سنگاپور کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے سنگاپور کے نیشنل ائرپورٹ Changi پر اترا۔ یہاں جہاز کا قیام ایک گھنٹہ سے زائد کا ہوتا ہے اس لئے مسافروں کو جہاز سے باہر آنے کی اجازت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور انور بھی شرف دیدار حاصل کرنے کے لئے آنے والے اپنے خدام کو شرف ملاقات بخشنے کے لئے کچھ وقت کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لائے اور ائرپورٹ پر آنے والی فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ انڈونیشیا کی جماعت کی نمائندگی میں مکرم عبدالقیوم صاحب اور مکرم عبدالکافی صاحب حضور انور کے استقبال کے لئے انڈونیشیا سے سنگاپور آئے ہوئے تھے۔ سنگاپور ائرپورٹ پر حضور انور نے چالیس منٹ کے قریب قیام فرمایا اس کے بعد انڈونیشیا کے لئے روانگی ہوئی۔ انڈونیشیا سے آنے والا وفد بھی اسی جہاز میں ساتھ انڈونیشیا گیا۔

سنگاپور سے ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کی فلائٹ کے بعد جہاز انڈونیشیا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Sukarno-Hatta پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کے قدم انڈونیشیا کی سرزمین پر پڑے۔ جہاز کے دروازے پر مکرم امیر صاحب انڈونیشیا' مربی انچارج' صدر خدام الاحمدیہ' صدر انصار اللہ' صدر لجنہ اور بعض مربیان و دیگر سرکردہ احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کو ائرپورٹ کی VIP گاڑیوں میں VIP لاؤنج میں لے جایا گیا جہاں پروفیسر دوام نے حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا اور خوش آمدید کہا۔ VIP لاؤنج میں دیگر سرکردہ احباب' مجلس عاملہ کے ممبران اور مربیان موجود تھے۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور نے پروفیسر دوام صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ (پروفیسر دوام قبل ازیں لندن آچکے ہیں اور انہوں نے لندن میں حضور انور سے وعدہ کیا تھا کہ اب ہم آپ کو اپنے ملک ضرور لے کر آئیں گے۔ ویزوں کے حصول اور راستہ کو ہموار کرنے کے لئے موصوف نے بے حد کوشش کی ہے)۔ جزاہ اللہ

ائرپورٹ سے باہر بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن موجود تھے۔ جب حضور انور باہر تشریف لائے تو سبھی نے والہانہ انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر اور نعروں کے ذریعہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہر ایک کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے۔ عورتیں بچے سبھی رو رہے تھے اور ہر طرف سے حضور' حضور کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ائرپورٹ سے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور وہاں پر استقبال کے لئے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ ائرپورٹ سے رہائش گاہ تک پولیس کی گاڑی نے Escort کیا۔ نماز مغرب و عشاء حضور انور نے جکارتہ کی سنٹرل بیت الھدایۃ میں پڑھائیں اور اس موقع پر تمام نمازیوں کو شرف مصافحہ بخشا اور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

21/جون 2000ء

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے بیت الھدایۃ میں پڑھائی۔ بیت نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ صبح پونے دس بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی جہاں چیئرمین نیشنل اسمبلی جناب امین الرئیس صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات 35 منٹ جاری رہی۔ دوران ملاقات مکرم امین الرئیس صاحب کے دو نائبین بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں حضور انور کے ساتھ مکرم امیر صاحب انڈونیشیا اور چند دیگر احباب کے علاوہ قافلہ کے ممبران بھی تھے۔

دوران ملاقات امین الرئیس صاحب نے ملک کو پیش آمدہ مختلف مسائل پیش کر کے حضور انور کی خدمت میں ان کے دور کرنے کے لئے رہنمائی [illegible] اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے انہیں بتایا کہ کس طرح وہ ان مشکلات سے نکل سکتے ہیں اور یہ کہ ہم باہمی تعاون کے ذریعہ آپ کے مسائل کے حل میں آپ کی مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا میں آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ اس ملاقات کی خبر انڈونیشیا کے نیشنل اخبار میں تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور نیشنل ٹی وی نے اپنی خبروں میں اس کو Cover کیا۔ انڈونیشیا کی تاریخ میں پہلی بار ٹی وی پر حضور انور کی تصویر دیکھی گئی اور آواز سنی گئی۔

ملاقات سے فارغ ہو کر حضور انور جماعت انڈونیشیا کے مرکز Kemang Parung تشریف لے گئے۔ جکارتہ سے اس کا فاصلہ پچاس کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد مرکز پہنچے۔ تمام راستہ پولیس کی گاڑی نے Escort کیا اور اپنے سائرن کے ذریعہ راستہ کلیئر کیا۔ دوپہر کو مرکز میں آمد ہوئی۔ وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت موجود تھے جنہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہر ایک کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیر رہے تھے۔ بعض عورتیں چیخیں مار کر رو رہی تھیں۔ ہاتھ ہلا کر سلام کہتیں اور چھوٹے بچوں کو اٹھا اٹھا کر آگے کرتیں کہ حضور ان کو پیار کریں۔ ان کو ہاتھ لگائیں۔ حضور گزرتے ہوئے بچوں کو پیار کرتے۔ جس بچہ کو جہاں ہاتھ لگتا اس کی ماں اس حصہ کو چومنا شروع کر دیتی۔ وفور جذبات کا یہ منظر ناقابل بیان ہے۔ قلم اس کے بیان کی طاقت نہیں پاتا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ شام ساڑھے چار بجے مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ جو پانچ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت انڈونیشیا کے لمبے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی ملک ہو گا۔ انشاء اللہ۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو تین گھنٹے جاری رہی۔

22/جون 2000ء

مرکز پارنگ سے صبح نماز فجر کے بعد پانچ بجے جکارتہ کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر پہنچے۔ یہاں سے پونے بارہ بجے ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حسب سابق پولیس نے Escort کیا۔ ایک بجکر پندرہ منٹ پر جہاز جکارتہ سے یوگ یکارتہ (Yog Yakarta) کے لئے روانہ ہوا۔ اور 50 منٹ کی پرواز کے بعد یوگ یکارتہ پہنچا۔ ائرپورٹ پر مقامی صدر' مربیان اور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ائرپورٹ سے حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ نماز ظہر و عصر بیت فضل عمر میں ادا کی گئیں۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کو شرف زیارت عطا ہوا۔ اس کے بعد حضور انور دس منٹ کی ڈرائیو پر ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبدالوہاب احمد شاہد صاحب

مومن اور ایمان و عمل حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

اعمال صالحہ اور شکر نعمت' اعمال کا محاسبہ' قیل و قال بے کار ہے

اعمال صالحہ اور شکر نعمت

یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے... اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں۔ اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 95' 94)

خدا کی فعلی شہادت

قیل و قال تو قابل اعتبار نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کے فعل کی اس کے ساتھ شہادت ہونی چاہئے... تم قال اللہ و قال الرسول پر عمل کرو اور ایسی باتیں زبان پر نہ لاؤ جن کا تمہیں علم نہیں..... تم نیکی کی طرف پورے زور سے مشغول ہو جاؤ اور اعمال صالحہ بجالاؤ.... یاد رکھو ایسی باتیں ہرگز زباں پر نہ لاؤ جو قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف ہوں..... یاد رکھو کہ قول بغیر فعل کے کچھ چیز نہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 368' 367' 366)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 281)

میرا مذہب یہ نہیں کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے.... تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 141)

اعمال اور ذکر

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو.... خدا کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 221)

یاد رکھو صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 48)

تم اپنے آپ کو بدلالو اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 195)

یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 195)

جماعت کی شامت اعمال کا اثر مامور پر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 552)

اعمال کا خود محاسبہ کرو

ہر ایک کو چاہئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کر لے.... اپنے اعمال کا خیال ہو کہ کہاں تک ہم خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والے ہیں یا صرف لافیں ہی لافیں ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 218)

تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں بلکہ اس طرح سے اعمال بجالاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کر سکو جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 386)

جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر ہونے نہیں دیتے یہی لوگ متقی ہیں... متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ لے سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 15' 14)

وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی بیعت میں اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر2 ص 208)

یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو..... بلکہ ایسے بنو کہ تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 184)

اموال و اوقات کی قربانی

وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور اپنے پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے (۔) یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔

(روحانی خزائن جلد نمبر3 ص 38' 37)

عملی حالت اور قیل و قال

تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم (احمدی) کہلاتے ہیں (۔) اللہ تعالیٰ صرف زبانی قیل و قال سے کبھی راضی نہیں ہوتا اور نہ نری زبانی باتوں سے کوئی خوبی انسان کے اندر پیدا ہو سکتی ہے جب تک عملی حالت درست نہ ہو کچھ بھی نہیں بنتا۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 88)

ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی' خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 271)

تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو کوئی اس کو قبول نہیں کرتا..... جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 116)

اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہئے یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 89)

عملی حالت اور انذار

اللہ تعالیٰ.... ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے.... جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا..... جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الہ (۔) تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل روبدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 7)

چاہئے کہ عملی طور پر اس تعلق کو بھی ثابت کر کے دکھاوے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنے کا اقرار کرتا ہے.... جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہ بنے گا۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 306)

صرف زبان سے کہہ لینا آسان ہے مگر کچھ کر کے دکھانا اور خدائی امتحان میں پاس ہونا بڑی بات ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 460)

عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل و قال فائدہ نہیں دیتی۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 174)

زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے۔

(ملفوظات جلد نمبر1 ص 181)

تم خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص 407)

اعمال اور عقائد

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفّا پانی ہے جس کے ذریعہ سے اس باغ کا قیام اور نشو و نما ہوتا ہے... عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آ کر تباہ کر دے گا۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص 588)

خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ.... اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان

میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص499)

کسی کو ایک خواب آجائے یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں تو وہ سمجھتا ہے کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں.... ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹالیں قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص421)

اعمال صالحہ بڑی چیز ہے قرآن شریف کو دیکھ لو جہاں ایمان کا ذکر ہے اسے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص635)

عمل اور صدقہ جاریہ

ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص190)

زندگی دارالعمل ہے مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے.... پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہ کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا۔ اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص608)

خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رعب پڑے گا.... سچے آدمی کا ضرور رعب ہوتا ہے۔ چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کے لئے کیا جاوے تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رعب پڑے گا۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص283)

خدا کے راستباز بندے اپنے پاک اعمال اور صدق اور وفا کے ساتھ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی پہلی ہستی سے مر جاتے ہیں خدا بھی ان کی طرف اکرام اور نصرت کے ساتھ حرکت کرتا ہے یہاں تک اپنی نصرت اور حمایت اور غیرت ان کے لئے ایسے طور سے دکھاتا ہے کہ معمولی طور پر نہیں بلکہ وہ نصرت خارق عادت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

(روحانی خزائن جلد نمبر23 ص419)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار
بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کووّں کی قطار

(درثمین)

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

قیام نماز

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کی بار بار تاکید فرماتا ہے۔ اور باقاعدگی سے نماز پڑھنے والوں کی تعریف اور نہ پڑھنے والوں یا اس میں سستی کرنے والوں کی مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ رحمان خدا کے سچے بندے وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے اور اس پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً اس نماز کی جو کام کاج کے درمیان میں آئے۔ اللہ تعالیٰ تمام شرائط کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو فلاح کی ضمانت دیتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ کہ یقیناً نماز ہر قسم کی بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

اسی طرح آنحضور ﷺ نے بھی نماز کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز باقاعدگی سے پڑھی اس نے دین کو قائم کیا۔ اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرایا۔ ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی نماز ہے۔ ایک بار فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ ایک موقعہ پر صحابہ کے سامنے نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جس شخص کے دروازے کے پاس سے صاف شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو جس طرح اس کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح اس شخص کا باطن بھی گندا نہیں رہ سکتا۔ اور نہ گناہ کی میل رہ سکتی ہے جو دن میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں کے موسم میں باہر نکلے جب پتے درختوں سے گرتے ہیں۔ آپ نے درخت کی دو شاخوں کو ہلایا۔ پتے زمین پر گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر۔ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا جب ایک شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ جس طرح پتے اس درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔"

(کشتی نوح ص15)

اسی طرح فرمایا۔ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ نماز سے زیادہ خدا کے قریب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ مشکل۔ دکھ یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا کے حضور کھڑا ہو جاوے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے۔ اور وہ حلیم ہے اور علیم ہے اور حکیم ہے کوئی اس کے سوا یارومددگار نہیں...... مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا کا خیال اپنے دل میں لاوے اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

آپ نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "نماز ہر ایک (-) پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے۔ تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں......

(ملفوظات جلد پنجم ص253)

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود سے سوال کیا کہ بہترین وظیفہ کیا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف ہے۔ تمام اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں۔ اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے (-) اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں...... میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص433)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ "میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا...... میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو۔ اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد7 سورۃ عنکبوت ص652 تا 653)

حضرت مصلح موعود والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق و عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد7 ص651)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد7 ص652-653)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے بالعموم ہر فرد بشر۔ ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں۔ ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ وہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں۔ اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے

باقی صفحہ 7 پر

اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ

محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر

آپ سے پہلی دفعہ ملاقات 13 جنوری 1973ء کو ہوئی جب میں میڈرڈ کے ائیرپورٹ سے بذریعہ ٹیکسی "بیجابردے کروسے" کے دور افتادہ محلہ میں صبح ہی صبح آپ کے گھر پہنچا۔ یہ چھٹی منزل پر واقع فلیٹ آپ کا گھر بھی تھا اور مشن ہاؤس بھی۔ نووارد تھا زبان بھی نہیں آتی تھی غلطی سے لگژری ٹیکسی لے لی جس پر آپ نے سرزنش فرمائی اور کہا کہ مربی کو تن آسان نہیں ہونا چاہئے آپ سے معذرت کی اور آپ کی اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھا۔ آپ کی رہائش نہایت سادہ تھی چھوٹا سا فلیٹ تھا جس میں آپ کے چھ بچے اور آپ میاں بیوی فروکش تھے۔ اسی کے لاؤنج میں فولڈنگ چارپائیاں بچھا کر لیٹ رہتے تھے اسی میں سے باقی افراد خانہ کی گزرگاہ بھی تھی۔ اور جمعہ کے دن اسی لاؤنج سے اشیاء ادھر ادھر کر کے صفیں بچھا کر نماز ادا کی جاتی تھی۔ اسی میں میز کرسی پر آپ کا دفتر بن جاتا تھا یہیں پر ایک الماری میں لائبریری تھی اور دیگر قدآدم شیلف جو مختلف زبانوں کے لٹریچر سے بھرے ہوئے تھے ایک میں بڑی بڑی شیشے کی بوتلوں میں عطر رنگا رنگ کے رکھے ہوتے تھے۔

آپ کی دو بچیاں سکول جاتی تھیں اور دو بڑے بیٹے یونیورسٹی جاتے تھے۔ بڑی بیٹی گھر میں والد اور والدہ کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ ایک چھوٹا بیٹا بیمار رہتا تھا گردہ کی تکلیف کی وجہ سے کسی ہسپتال میں تجرباتی مریض تھا۔ ادویہ لا کر کھاتا رہتا تھا۔ 8 افراد کا خرچہ یورپ میں ایک مسئلہ ہوتا ہے جبکہ 2 یونیورسٹی کے طالب علم اور دو سکول کی طالبات بھی تھیں۔ اور مشن کے اخراجات بھی آپ برداشت کر رہے تھے چنانچہ سنڈے مارکیٹ "راسترو" کے نام سے میڈرڈ میں لگتی تھی جو ہفتہ اتوار اور چھٹی والے دن لگا کرتی تھی۔ آپ اس میں مین روڈ پر سٹال لگاتے تھے آپ کے دونوں بڑے بیٹے اپنا یونیورسٹی کا خرچ پورا کرنے کے لئے بغلی گلی میں دو الگ الگ سٹال لگاتے تھے اور آپ کا کہنا تھا کہ اس طرح گزر اوقات ہو جاتی ہے۔ اور خرچہ چلتا ہے ورنہ مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق آپ کے بڑے بیٹے کے ساتھ میں نے بک سٹال لگانا شروع کیا اس سٹال پر سپینش فلاسفی پمفلٹ اور بلیٹن احمدیہ کے علاوہ یورپ کے مختلف مشنوں سے آئے ہوئے رسالے اور کتب بھی ہوتی تھیں جو ان ممالک سے آئے ہوئے سیاح لے جاتے تھے اور یہ سٹال موبائل لائبریری بھی تھا جہاں سے زیر دعوت لوگ کتب لے جاتے اور پڑھ کر دے جاتے تھے۔ شروع میں جب تک زبان کم آتی تھی مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب ترجمان بنے رہے۔ یا پھر ہم مکرم مولوی صاحب کے سٹال پر ایسے شخص کو بھجوا دیتے تھے۔ عصر کے بعد مارکیٹ بند ہوتی اور زیر دعوت احباب کو ساتھ لے کر گھر روانہ ہوتے۔ آپ ان کی ضیافت کر کے وعظ و نصیحت کرتے۔ آپ بے دھڑک کلیساؤں میں بھی گھس جاتے تھے۔ اور توحید کی دعوت دے آتے تھے۔ کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ ہم مسیح موعود کے سپاہی ہیں ہمیں کسی سے ڈرنے یا مرعوب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے لوگوں کو ملنے کا موقع ملتا رہا مجھے یاد ہے ایک بار ایک چرچ سے ہمیں باہر نکال دیا گیا اور ایک شخص چھرا لے کر ہم پر آپڑا۔ خیر اللہ نے بچ بچا کرا دیا۔ جب کسی کو ملنے جاتے تو شیروانی کی ایک جیب میں عطر کی شیشیاں ہوتیں اور دوسری جیب میں لٹریچر۔ ایک طرف سے عطر کی شیشی بطور تحفہ کے نکالتے اور دوسری طرف سے حضرت فضل عمر کا پمفلٹ "میں (دین) کو کیوں مانتا ہوں!" سپین میں رومن کیتھولک کو ہی صرف مذہبی آزادی تھی۔ دوسروں پر بہت سختی ہوتی تھی مگر آپ نے بڑی دلیری سے کام کو آگے بڑھایا کسی سے گھبراتے نہیں تھے ہر ایک سے ہر جگہ ہر وقت بات کر لیتے تھے۔ بلکہ ٹیکسی ڈرائیورز جن سے روزانہ ہی پالا پڑتا تھا کو تو ضرور دعوت دیتے تھے۔

میرے زبان سیکھنے کا مسئلہ تھا دو ماہ ایک لینگوئج سکول میں روزانہ ایک گھنٹے کے لئے جاتا رہا مگر میں نے اسے کافی نہ سمجھا۔ اسی دوران یونیورسٹی میں زبان کے مختلف کورسز کا سیاحوں کے لئے اجراء ہوا۔ موسم گرما میں کثرت سے سیاح اس ملک کا رخ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے معلومات لا کر دیں اور کہا کہ ابا سے اس کی اجازت لو یہ بہت مفید کورس رہے گا اور وہاں زبان بولنے لکھنے اور سننے کا بڑا بہترین ماحول ہوتا ہے مگر یہ کورس ذرا قیمتی ہے۔ میں نے بات کی چار ماہ کا کورس تھا جس کی فیس 250 ڈالر تھی کہنے لگے یہ تو ہمارے لئے بہت زیادہ ہے۔ تب میں نے جا کر سیکرٹری سے بات کی تو معلوم ہوا 150 ڈالر ان دو سفروں کے اخراجات ہیں جو طلباء کے لئے سپین کے مختلف شہروں میں رکھے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر میں سفر نہ کرنا چاہوں تو یہ 150 ڈالر نہیں لئے جائیں گے۔ اس طرح سے یہ کورس میں نے 100 ڈالر میں کیا اور جس کی آپ نے اجازت دے دی اس میں روزانہ 4 پیریڈ ہوتے تھے۔ اور بہترین پروفیسر پڑھاتے تھے ساتھ ساتھ سنڈے مارکیٹ میں بولنے کی پریکٹس کا موقع بھی مل جاتا تھا۔ جمعہ کے دن بھی پریکٹس ہوتی تھی۔ آپ کے بچوں نے بھی میری زبان دانی میں اہم رول ادا کیا۔ یہ کورس میں نے اعزاز کے ساتھ پاس کر لیا تو بہت خوش ہوئے اور میرا یوں امتحان لیا کہ قرآن کریم میں سے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ سپینش میں کرنے کے لئے کہا جب میں نے ٹھیک ترجمہ کر دیا تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ پاس تو تم اب ہوئے ہو۔ مسٹر ہنریکے پی ایچ ڈی میرے ابتدائی پروفیسر تھے انہیں لے کر آیا تو ان کی ضیافت کی اس کے علاوہ تبادلہ خیالات بھی کیا۔ اس کورس میں ایک ہزار کے قریب طالب علم تھے اور بہت سے فریق بنائے گئے تھے مجھ سے حالات پوچھتے رہتے تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ میرے ساتھ برطانیہ' فرانس' اسرائیل' جرمنی' جنوبی امریکہ کے ممالک کے طالب علم ہیں تو ان ممالک کی زبانوں میں لٹریچر اور رسالے فراہم کئے جو میں انہیں تقسیم کر آتا۔ روزانہ لے جاتا اور ساتھ ساتھ یہ ان میں تقسیم کرتا رہتا۔ آپ میرے اس کام پر بہت خوش ہوتے آپ چھٹی منزل میں رہتے تھے آٹھویں منزل میں ایک بنگالی فیملی آئی تو ایک کمرہ میرے لئے کرایہ پر لیا گیا آپ کو میری تنگی کا احساس تھا پہلے میں Paying Guest تھا۔ بعد میں جب اوپر رہائش ہو گئی تو اپنا کھانا پکانے لگا مگر آپ کا اصرار ہوتا تھا کہ دوپہر کا کھانا میں ان کے ساتھ ہی تناول کروں بعض اوقات پیچھے پیچھے کھانا لے کر کوئی نہ کوئی پہنچ جاتا۔ یہ آپ کی مہمان نوازی تھی۔ مجھے اپنے گھر کا ہی فرد سمجھتے تھے اور بڑی شفقت فرماتے تھے۔

پہلی دفعہ عید قربان آئی تو میں نے پوچھا مولوی صاحب یہاں قربانی کی بھی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ فرمانے لگے یہاں بڑی مشکلات ہیں۔ مذبح خانے کے علاوہ کہیں ذبح نہیں کر سکتے اور وہاں سے باہر 24 گھنٹے کے بعد جانور آ سکتا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ ایک مذہبی فریضہ ہے منسٹری سے سپیشل اجازت حاصل کی جانی چاہئے۔ لہٰذا آپ نے سپیشل اجازت حاصل کی اور مذبح خانے سے جانور ذبح کرا کے لانے کی ڈیوٹی میری لگی۔ یہ سرزمین سپین میں ہماری پہلی قربانی کی عید تھی قربانی کا گوشت کھاتے جاتے اور روتے جاتے۔ آنکھوں سے جھڑی لگی ہوئی تھی۔ ساتھ میرا شکریہ ادا کرتے جاتے۔ پھر میں نے اپنے کمرے میں سنڈے مارکیٹ پر بننے والے دوستوں کی انگریزی کلاس لگائی جن میں سے ایک سپینش دوست مسٹر کوب احمدی ہو گئے تو ان کا نام مبارک احمد رکھا کیونکہ انہی دنوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ مکرم مسعود احمد جہلمی مرحوم کے ساتھ چند دن کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور آپ نظام اور نظام کے افسران کا بڑا ادب کرتے تھے۔

آپ اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کوئی غیر مناسب بات دیکھتے تو بلند آواز سے استغفار اور لاحول پڑھنے لگ جاتے جس سے پتہ چل جاتا کہ کوئی ناپسندیدہ بات ہو گئی ہے۔ بچے مجھ سے رجوع کرتے تو میں انہیں سمجھا دیتا۔ اور اس طرح سے تربیت ہو جاتی۔ بچے بڑے ہو رہے تھے اور سو قسم کے سوالات مجھ سے کرتے تھے جن کا جواب یا دلیل دے دیتا تھا اور آپ بعد میں میرا شکریہ ادا کرتے کہ تم انہیں خوب سمجھا لیتے ہو۔ میرے سے تو بعض اوقات سمجھتے نہیں۔ آپ کا یہ شکریہ ادا کرنا بھی میری حوصلہ افزائی ہی تھی۔ اور اپنے متعلق اقرار بھی ان کی سادگی اور سچائی تھی۔

آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے ایک دفعہ اخبار میں پڑھا کہ جنوبی امریکہ کے ممالک کے اخبارات اور رسالوں کی نمائش لگ رہی ہے مجھے ہدایت دی کہ تمام اخبارات اور رسالوں کے پتہ جات نوٹ کر کے لاؤں چنانچہ میں تین دن جا کر یہ کام کرتا رہا اور سینکڑوں اخبارات اور رسالوں کے پتہ جات لایا آپ نے ہدایت دی کہ سب کو لٹریچر بھجوایا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ روزانہ اخبار دیکھتے اور یہی آپ کی ہدایت تھی کہ روزانہ اخبار دیکھا جائے اور دیکھا جائے کہ کہاں کہاں کس کس موضوع کے متعلق کانفرنس۔ سیمینار وغیرہ ہے۔ اور ہم کس میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں چنانچہ جب تک میڈرڈ میں رہا آپ کے ہمراہ کئی سیمینارز میں شامل ہوا اور یہی طریق بعد میں میں نے بھی اختیار کیا اور بہت مفید پایا۔

بہت زود حس تھے کبھی قادیان کا ذکر آتا تو بہت روتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے بتایا کہ 1965ء میں میں گرما کی رخصتوں میں اپنے پرنسپل محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے ساتھ جو ناظر خدمت درویشاں بھی تھے قادیان گیا تھا اور تقریباً ایک ماہ رہ کر آیا تھا۔ تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ حضرت مسیح موعود کے مزار کا کوئی فوٹو ہے؟ جب میں نے فوٹو دکھایا تو آبدیدہ ہو گئے بلکہ زار وقطار روتے رہے اور کہا کہ یہ فوٹو کچھ دن میرے پاس ہی رہنے دو۔ یہ آپ کا حضرت

مسیح موعود سے عشق تھا۔ آپ بعد وقف تھوڑی سی تعلیم حاصل کر کے اپنی معیشت آپ کماتے ہوئے سپین کی سرزمین میں دعوت الی اللہ کی غرض سے قیام پذیر رہے۔ دنیا کے گرم و سرد سے اکیلے نبرد آزما رہے۔ یہ بہت مشکل کام تھا جو آپ نے کیا مجھے پہلی دفعہ برازیل میں احساس ہوا تھا اور وہاں آپ کی مشکلات کے متعلق سوچتا رہتا تھا آپ نے پورٹو جانو میں مجھ سے سپین میں دوسرا مشن کھلوایا۔ سنڈے مارکیٹ کی دعوت کے بعد اس قصبہ کے چند نوجوان احمدی ہوگئے۔ مجھے ان کی تربیت کے لئے بھجوا دیا۔ اڑھائی سال یہاں رہا۔ 40 کے قریب لوگ ہمارے ساتھ ہوگئے۔ ہمارے میڈرڈ کے پرانے دوست عبدالرحمان کلیمنٹے کے ننھیال بھی یہاں کے تھے ان کے ماموں اور خالہ بھی یہاں رہتی تھیں وہ بھی اور مولوی صاحب بھی اور ان کا بیٹا ڈاکٹر منصور بھی گاہے بگاہے آتے رہے اور میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے اس طرح سے آپ نے میری بطور داعی کے تیاری اور تربیت میں گرانقدر حصہ لیا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

پہلے سال میڈرڈ میں میں نے احمدیہ بلیٹن کے لئے پہلا مضمون کفن مسیح پر ماڈرن تحقیقات سے متعلق لکھا جب یہ چھپا تو ہماری بڑی مخالفت ہوئی۔ منسٹر صاحب نے انہیں بلا کر بہت ڈانٹا۔ اور سپین سے نکال دینے کی دھمکی دی۔ آپ کو یہ بات بہت شاق گزری مجھے کہنے لگے کہ وہ کہتا ہے کہ تمہیں سپین سے نکال دیں گے اور رونے لگے میں نے عرض کیا یہ مشن تو بند نہ ہوگا اگر عارضی کوئی تکلیف آئی بھی تو آپ مجھے ذمہ دار ظاہر کر دیں ویسے مجھے یقین ہے اللہ ایسا وقت نہیں لائے گا کہ یہ مشن بند ہو۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ بعد ہی جنرل فرانکو صاحب کا انتقال ہوگیا اور ملک میں جمہوریت کی باتیں ہونے لگیں اور نیا آئین بنا اس میں مذہبی آزادی کی صبح طلوع ہوئی 700 سال بعد پہلی البیت کے لئے پیدرو آباد میں جگہ لی گئی آپ اس انعام خداوندی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بڑے لمبے انتظار اور تکالیف کے جھیلنے کے بعد یہ صبح امید طلوع ہوئی تھی۔ جب ایسے میں منزل کا سنگ میل نظر آنے لگے تو ایسے شخص کے دل کی کیا حالت ہوگی!

1981ء میں میں اپنے دوسرے قیام سپین کے دوران انچارج قرطبہ مشن تھا۔ البیت کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا تھا۔ جب کام کا آغاز ہوا تو آپ ہر ماہ میڈرڈ سے سفر کرتے اور تشریف لے آتے (بمع اہل و عیال) آپ کو یہ دھن تھی کہ البیت جلد از جلد مکمل ہو جائے۔ لہٰذا البیت مکمل ہوگئی یہ آپ کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ جو آپ نے اپنی زندگی میں دیکھ لی۔ اندازہ کیجئے آپ کا ابتدائی دور کیسی کسمپرسی کا دور تھا اور آخری دور کیسا شاندار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرتگال کا پہلا مشنری ہونے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ آپ نے مجھے وہاں پہنچ کر برازیل خط لکھا تو میں نے جواباً عرض کیا کہ مولوی صاحب آپ کو مبارک ہو آپ تو قدیم مسلم سپین کے مشنری ہو گئے کیونکہ پرتگال بھی تو مسلم سپین کا حصہ تھا جو بعد میں علیحدہ ہوا۔ آپ اس نکتے پر بہت محظوظ ہوئے آپ نے پرتگال میں کامیابیاں حاصل کیں۔ میرے ریکارڈ میں 8/3/90 کو بھجوایا ہوا ایک یادگاری فوٹو ہے جس میں آپ حضور انور کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے یہ قلم بند کیا ہوا ہے (پشت پر)

8/3/90

عزیزم مکرم اقبال احمد صاحب نجم سابق مشنری انچارج برازیل سپین و گوئٹے مالا کی خدمت میں خاص دعا کی غرض سے۔ ایک یادگاری فوٹو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لزبن کے لارڈ میئر اور ایک پارلیمنٹ کے ممبر جشن تشکر کے سال میں حضور انور کا مبارک دورہ پرتگال و سپین۔

والسلام
خاکسار
کرم الٰہی ظفر پرتگال 90-5-16

غالباً یہ خط مجھے گوئٹے مالا میں موصول ہوا جبکہ وہاں کی بیت الاول کا افتتاح حضور پرنور فرما چکے تھے اور آپ کے دونوں بیٹوں نے سپین سے آکر اس میں شمولیت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں کروٹ کروٹ اپنی رحمت و قربت سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یہ مختصر حالات آپ کے گھریلو قسم کے واقعات سے متعلق لکھے ہیں۔ کیونکہ آپ کے متعلق کچھ لکھنا مجھ پر فرض بھی تھا اور قرض بھی تھا۔ احباب جانتے ہیں کہ میں نے ایک عرصہ آپ کے ساتھ بطور نائب کے کام کیا اور آپ سے بہت کچھ سیکھا جو میرے کام آیا دعا کریں مرحوم کے لئے کہ جس جذبہ سے انہوں نے دین کی خدمت کی وہ جذبہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے آمین اور ان کے اہل و عیال کا خود حافظ و ناصر ہو آمین۔

محمد شکر اللہ صاحب

حکایات سعدیؒ

(دلچسپ و نصیحت آموز)

حضرت شیخ سعدیؒ کی حکایات ان کی زندگی کے تجربات کا نچوڑ ہے جو سبق آموز ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دلچسپ بھی ہیں۔ ان کی ہر حکایت اپنے اندر ایک نصیحت کا رنگ رکھتی ہے۔ انہی میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

1۔ امیر اور مؤذن

ایک شخص نہایت رغبت کے ساتھ مسجد میں اذان دیا کرتا تھا لیکن اس کی آواز ایسی بری تھی کہ سننے والے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے اس مسجد کا متولی ایک نیک طینت امیر تھا وہ اس مؤذن کو پسند تو نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس کا دل بھی آزردہ نہ کرنا چاہتا تھا۔ آخر ایک ترکیب اس کی سمجھ میں آئی۔ اس نے مؤذن سے کہا کہ بھائی اس مسجد کا قدیمی مؤذن واپس آگیا ہے اس کی ماہانہ تنخواہ پانچ دینار مقرر ہے تمہاری خدمت کی اب ضرورت نہیں رہی پھر بھی میری طرف سے دس دینار حاضر ہیں انہیں لے لو اور کسی دوسری جگہ چلے جاؤ۔ مؤذن بہت خوش ہوا کہ مفت میں دس دینار مل گئے ہیں۔ شاداں و فرحاں وہاں سے رخصت ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد واپس آگیا اور امیر سے کہنے لگا کہ اے صاحب آپ نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ صرف دس دینار دے کر یہاں سے نکال دیا اب میں جس جگہ گیا ہوں وہاں کے لوگ مجھے بیس دینار دے کر رخصت کرنا چاہتے ہیں لیکن میں قبول نہیں کرتا۔

امیر ہنس کر بولا "خبردار بیس دینار پر ہرگز راضی نہ ہونا۔ بہت جلد وہ پچاس دینار دے کر تجھے راضی کریں گے۔"

2۔ غریب کی آہ

ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جبراً غریبوں سے ارزاں نرخوں پر ایندھن خریدتا اور نفع کے ساتھ مالداروں کے ہاتھ فروخت کر ڈالتا ایک صاحب دل نے اس سے کہا:

(زمین والوں پر ظلم و جبر نہ کر تاکہ آسمان پر کوئی بددعا نہ جائے)

ظالم نے اس کی نصیحت کا برا مانا اور ناک بھوں چڑھا کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ کرنا خدا کا ایک دن اس کے لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگ گئی اور اس کا مکان جائداد مال و اسباب سب کچھ جل کر تباہ ہوگیا۔ اتفاقاً وہی صاحب دل وہاں سے گزرا اس وقت وہ ظالم اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا کہ نہ جانے یہ آگ کہاں سے آئی صاحب دل نے کہا

"از دود دل درویشاں" غریبوں کے دل کے دھوئیں سے۔ زخمی دلوں کے دھوئیں سے ڈرتا رہ کیونکہ اندر کا زخم آخر کار باہر آجاتا ہے۔ حتی الوسع کسی کا دل نہ دکھا اس لئے کہ ایک آہ ایک جہان کو پریشان کر دیتی ہے۔

3۔ حضرت لقمان کی عالی ظرفی

مشہور دانا حضرت لقمان سیاہ فام تھے وہ تن پرور اور نازک بدن نہیں تھے ایک دفعہ بغداد کے ایک امیر آدمی کا سیاہ فام غلام بھاگ گیا۔ اس آدمی نے غلطی سے لقمان کو اپنا بھاگا ہوا غلام سمجھ لیا اور انہیں اپنا مکان بنانے پر لگا دیا۔ بے چارے دن بھر گارا اور اینٹیں ڈھوتے رہتے یہاں تک کہ ایک برس گزر گیا۔ اور مکان بن کر تیار ہوگیا۔ اتفاق سے انہی دنوں امیر آدمی کا بھاگا ہوا غلام بھی واپس آگیا۔ وہ سخت شرمندہ ہوا اور حضرت لقمان کے پاؤں پر گر پڑا کہ مجھے معاف کر دیجئے۔ لقمان ہنس پڑے اور کہا اب معافی کا کیا فائدہ میں سال بھر خون جگر پیتا رہا ہوں۔ اس کو ایک دم کیسے فراموش کر دوں۔ لیکن خیر میں تمہیں معاف کرتا ہوں کیوں کہ تمہیں فائدہ پہنچا اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ میرا بھی ایک غلام ہے بعض اوقات میں اس سے سخت کام لیتا ہوں۔ آئندہ میں اس کو کبھی نہ ستاؤں گا کیونکہ مجھے سال بھر کی یہ مٹی اٹھانے کی مشقت ہمیشہ یاد رہے گی۔

4۔ اپنی زبان پر قابو رکھو

ایک شخص کی کچھ دوسرے لوگوں سے کسی بات پر تکرار ہوگئی۔ تکرار تہذیب کے دائرہ میں رہتی تو چنداں مضائقہ نہ تھا لیکن وہ شخص اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکا اور اپنے حریفوں کو گالی دے دی۔ انہوں نے مشتعل ہو کر اس کا گریبان پھاڑ ڈالا اور خوب پیٹا۔ پٹ پٹا کر وہ بھوں بھوں رونے لگا۔ کبھی اپنے ننگے بدن کو دیکھتا تھا اور کبھی اپنی چوٹیں سہلاتا تھا۔ ایک جہاندیدہ آدمی نے اسے دیکھا تو کہا کہ میاں اگر تم اپنی زبان قابو میں رکھتے تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ پھول کو دیکھو جب تک وہ غنچہ رہتا ہے کوئی اس کو نہیں چھیڑتا جونہی وہ منہ کھول کر پھول بنتا ہے۔ اس کا رس چوسنے والے اور توڑنے والے ہر طرف سے آجاتے ہیں۔

5۔ ظالم کا مر جانا بہتر ہے

ایک ظالم بادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کہ کون سی عبادت سب سے افضل ہے۔ اس نے جواب دیا تمہارے لئے دوپہر کا سونا تاکہ مخلوق خدا کچھ دیر کے لئے تو تیرے ظلم سے بچی رہے۔

ایک ظالم کو میں نے دوپہر کے وقت سویا دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ فتنہ ہے 'اچھا ہے کہ سویا ہوا ہے۔ جس شخص کی نیند اس کے جاگنے سے بہتر ہو ایسے نابکار کا مر جانا بہتر ہے۔

6۔ بادشاہ کی یاد

ایک بادشاہ نے ایک پاکباز آدمی سے پوچھا کہ آپ کو کبھی میری یاد بھی آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں! جب میں خدا کو بھول جاتا ہوں۔

(حکایات سعدی مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت میں کرکٹروں اور بکیوں کے خلاف مہم

بھارت میں مشہور کرکٹروں کپل دیو، اظہرالدین، اجے جدیجہ، جگ موہن ڈالمیا سمیت سرکردہ شخصیات اور جوئے میں ملوث بکیوں کے خلاف مہم میں 50 بنک لاکر اور کھاتے سیل کر دیئے گئے ہیں۔ دو فلیٹ بھی سیل کر دیئے گئے ہیں۔

جی ایٹ ممالک کا مشورہ

دنیا کے امیر ترین آٹھ ممالک جن کو جی ایٹ کہا جاتا ہے نے جاپان کے شہر اوکی ناوا میں سربراہ کانفرنس میں پاکستان اور بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ دونوں ممالک آپس میں مذاکرات کریں۔ ان ممالک نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دنیا کے لئے خطرہ ہیں۔ 1947ء کے بعد دونوں ملکوں میں اب تک تین جنگیں ہو چکی ہیں جبکہ چوتھی جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ دونوں ملک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیں۔

امریکہ کی طرف سے افغانستان پر حملے کی دھمکی

اسامہ بن لادن کی مدد کرنے پر امریکہ نے افغانستان پر حملے کی دھمکی دے دی ہے اور کہا ہے کہ عالمی دہشت گردی میں طالبان کے کردار پر بھارت کی تشویش حق بجانب ہے امریکہ طالبان کے خلاف مزید پابندیاں لگانے کیلئے سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کرے گا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ امریکہ نے کبھی طالبان کی حمایت نہیں کی۔

افغان مسئلہ کا حل لوئی جرگہ

افغانستان کے سابق بادشاہ شاہ ظاہر شاہ کے نمائندہ ہدایت امین ارسلا نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ کا حل لوئی جرگہ کا قیام ہے۔ انہوں نے اس بارے میں پاکستان سے ہونے والے مذاکرات کو کامیاب قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ظاہر شاہ نے امن مشن بیرونی اشارے پر شروع نہیں کیا نہ ہی وہ نئے سیٹ اپ میں کوئی عہدہ چاہتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ امن مذاکرات

مشرقی وسطیٰ کے امن مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ مذاکرات غیر یقینی کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ امریکہ کے صدر کلنٹن جی ایٹ ممالک کی سربراہ کانفرنس میں شریک ہونے کیلئے دو دن کیلئے جاپان چلے گئے ہیں اور اپنے پیچھے مذاکرات کی ذمہ داری مسز میڈیلین البرائیٹ کو سونپ گئے ہیں۔ اسرائیل نے بعض عرب علاقوں کو مشترکہ خود مختاری دینے کی امریکی تجویز منظور کرلی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے اسرائیلی وزیر خارجہ اور یاسر عرفات سے ملاقاتیں کیں۔

سعودی کمپنی کا پاکستان پر مقدمہ

مکہ میں حج کمپلیکس تعمیر نہ کرنے پر سعودی کمپنی نے پاکستان پر 70 ملین ڈالر ہرجانے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ بینظیر کے دور میں حکومت پاکستان نے مکہ میں حج کمپلیکس تعمیر کرنے کا معاہدہ کیا تھا جو پورا نہیں کیا گیا۔ سعودی کمپنی نے یہ دعویٰ انٹرنیشنل چیمبر آف آربیٹریشن میں دائر کیا ہے۔ پاکستان نے مقدمہ بازی سے کنارہ کشی کرلی ہے یکطرفہ فیصلے کی توقع کی جارہی ہے۔

فجی کا بحران جاری ہے

فجی کے باغی لیڈر جارج سپیٹ نے ملک کی جمہوریت کی طرف واپسی کو مسترد کر دیا اور سڈنی اولمپک گیمز کو الٹانے کی دھمکی دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آسٹریلیا باغی لیڈر کی مخالفت کر رہا ہے۔ جارج سپیٹ نے کہا کہ مجھے باغی اور دہشت گرد نہ کہا جائے۔ میں ایسا جنگجو ہوں جو فجی کے عوام کے

بقیہ صفحہ 4

اتار پھینکا جا سکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے۔ سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔جولائی 1988ء)

اسی خطبہ میں نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ مضمون ایسا ہے کہ میں کبھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا۔ میرے دل میں اس بارے میں درد اور غم کی ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ ہرگز میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا۔ جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ چین نصیب نہ ہو جائے کہ جماعت نماز کے معاملے میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہو چکی ہے اور ہم اگلی صدی میں اس طرح خدا کے حضور سر جھکا کر داخل ہو رہے ہیں۔ کہ ہم اور ہماری بیویاں۔ ہماری مائیں اور ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں اور ہمارے بھائی۔ سارے بڑے اور سارے چھوٹے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اس کی عبادت کی روح کو سمجھتے ہوئے عاجزانہ طور پر آئندہ نسلوں کے انسانوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ملے (آمین)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔جولائی 1988ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ربوہ میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی کے دوسرے مرحلے کا آغاز

○ اہالیان ربوہ ہمیشہ ہی اپنی مدد آپ کے تحت اپنے پیارے شہر کو صاف ستھرا اور سرسبز بنانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ گزشتہ وقار عمل جس میں بلڈوزر اور روبی ٹریکٹرز کی مدد سے ربوہ بھر کی صفائی کی گئی تھی کے بعد اب دوسرے مرحلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماعی وقار عمل کرنے کا ایک پروگرام ترتیب دیا ہے تاکہ جو صفائی کی جا چکی ہے۔ نہ صرف اس کو برقرار رکھا جائے بلکہ مزید بہتری پیدا کی جائے۔ وقار عمل کے اس مرحلہ میں (خاص طور پر ان جگہوں سے جہاں سے جھاڑیاں وغیرہ ختم کی گئی ہیں۔) نئی اگنے والی جھاڑیوں کی بروقت تلفی کی جارہی ہے تاکہ دوبارہ جھاڑیاں نہ اگ سکیں۔ اس وقت اہالیان ربوہ سے یہ بھی درخواست ہے کہ جہاں وہ اجتماعی وقار عمل کر کے صفائی کریں گے وہاں جس قدر بھی ممکن ہو انفرادی طور پر اپنے گھروں کے قریب اگنے والی جھاڑیوں کو بروقت تلف کر دیں کیونکہ چند دنوں تک موسم برسات شروع ہو جائیگا۔ اس موسم میں خودرو جھاڑیاں تیزی سے بڑھتی ہیں جو کہ بعد میں مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ وقار عمل کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

اس کے علاوہ اہالیان ربوہ سے یہ بھی درخواست ہے کہ کوڑے کی تلفی کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھیں۔

1۔ جہاں کوڑا دان (Dump) موجود ہیں وہاں نگرانی کی ضرورت ہے کہ کوڑا Dump کے اندر ہی پھینکا جائے۔

2۔ ہر کوڑا دان کی صفائی کا انتظام کیا گیا ہے جہاں سے روزانہ نہ سہی ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ ضرور کوڑا اٹھا لیا جاتا ہے اگر کسی کوڑا دان سے ہفتہ بھر کوڑا نہ اٹھایا گیا ہو تو فوری دفتر تزئین کمیٹی کو اطلاع کی جائے۔

3۔ جہاں کوڑا دان موجود نہیں وہاں عموماً لوگ ایک جگہ مقرر کر کے وہاں کوڑا جمع کرتے رہتے ہیں جہاں سے عموماً کوڑا کچھ عرصہ بعد اٹھا لیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض جگہیں ایسی بھی رہ جاتی ہیں جہاں سے کوڑا نہیں اٹھایا جا سکا۔ ایسی جگہوں کے بارے میں اہل محلہ اور قریبی گھر والوں کا فرض ہے کہ وہ تزئین کمیٹی کو اطلاع دیں یا براہ راست لکھ کر بلدیہ کو بھی اطلاع دیں تو بلدیہ کے اہلکار اس کوڑے کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ ایسی جگہوں پر عموماً شاپر وغیرہ بکھرے ہوتے ہیں اگر صفائی کا انتظام ہونے تک ان شاپروں کو ہفتہ میں ایک دن وقار عمل کر کے اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے تو کسی حد تک کوڑا کو قابو کیا جا سکتا ہے اور جو شاپر بکھرے ہوئے بدصورتی پیدا کر رہے ہوتے ہیں ان کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

4۔ بعض جگہوں پر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگوں نے گھروں کی تعمیر وغیرہ کے سلسلہ میں نکلنے والا ملبہ وغیرہ لا کر Dump کے قریب ڈھیر لگا دیا۔ یہ بات ہرگز مناسب نہ ہے۔ ایسے ملبہ کو کسی نشیبی راستہ پر ڈال کر ہموار کر دینا چاہئے۔ لیکن خیال رہے کہ کہیں گزرنے والوں کے لئے یہ تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اگر ملبہ زیادہ مثلاً کئی ٹرالیاں ہو تو تزئین کمیٹی کے دفتر سے معلوم کر لینا چاہئے کہ کس جگہ یہ ملبہ پھینکوایا جائے۔ بہرحال باہر گلی میں یا Dump کے قریب ملبہ ہرگز نہ بکھیرا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے اس خوبصورت شہر کو صاف ستھرا سرسبز بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 2

ایک ڈنر کا اہتمام تھا۔ اس میں علاقہ کے معززین شامل ہوئے۔ جن میں پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر سرکردہ احباب تھے۔ رات نو بجے واپسی ہوئی۔

23/جون 2000ء

جمعہ کی ادائیگی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ 12 بجے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں جمعہ کے لئے اہتمام کیا گیا تھا۔ تین ہزار سے زائد مرد و زن نے جمعہ میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ یہاں سے MTA کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست (Live) نشر ہوا۔ مکرم عبدالباسط صاحب کو ساتھ ساتھ حضور کے خطبہ کا انڈونیشین میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اجتماعی بیعت

نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں 900 سے زائد احباب نے بیعت کی سعادت حاصل کی اور احمدیت قبول کی۔ حضور انور کے دست مبارک پر ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ نے ہاتھ رکھا۔ یہ ممبر پارلیمنٹ اپنے ساتھ 220 آدمی لائے تھے ان سبھی نے بیعت کی۔ بیعت کے دوران ممبر پارلیمنٹ وفور جذبات سے روتے رہے۔ بعد میں حضور انور نے ان کو محبت سے گلے لگایا اور خاص طور پر دعائیں دیں۔ انڈونیشیا میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دست مبارک پر براہ راست بیعت کا یہ پہلا تاریخی موقعہ تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7۔جولائی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 22 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 24 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-13
منگل 25۔جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-42
منگل 25۔جولائی۔ طلوع آفتاب 5-16

احتساب عدالت کا فیصلہ روکنے کی درخواست

مسترد لاہور ہائی کورٹ میں اٹک کی احتساب عدالت کو ہیلی کاپٹر ریفرنس میں فیصلہ دینے سے روکنے کی درخواست اس بناء پر مسترد ہو گئی کہ لاہور ہائی کورٹ کے بنچ کے ایک فاضل رکن مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے ذاتی وجوہ پر اس بنچ میں شامل ہونے اور کیس سننے سے معذوری ظاہر کر دی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ بنچ ٹوٹ گیا ہے اب ہم اس کیس کا ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے فاضل چیف جسٹس نے نواز شریف کے وکیل اعتزاز احسن کی کسی قسم کی درخواست سننے سے انکار کر دیا۔ نیا فل بنچ پیر سے درخواست کی باقاعدہ سماعت کرے گا۔

10 لاکھ مجاہدین کو غیر مسلح کرنے کا اعلان

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ حکومت جلد ایک شیڈول کا اعلان کرے گی جس میں تمام جہادی گروپوں سے کہا جائے گا کہ وہ اپنا تمام غیر لائسنس یافتہ اور ممنوعہ بور کا اسلحہ حکومت کے پاس جمع کرا دیں اس طرح سے ملک میں موجود 1C لاکھ مجاہدین کو غیر مسلح کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے اسلحہ واپس لینے کا کام بتدریج آگے بڑھا رہے ہیں۔ حفاظتی انتظامات سخت کرنے کیلئے پولیس فورس میں اضافہ کیا جائے گا جس کے بعد اسلحہ کی بازیابی کیلئے مہم چلائی جائے گی۔ اس عمل میں کچھ ماہ لگ سکتے ہیں۔

شہباز شریف کے بارے میں ریمارکس کی

تردید بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ انہوں نے شہباز شریف کے بارے میں کوئی ریمارکس نہیں دیئے یہ حکومتی سازش ہے۔ وہ میرے بڑے بھائی ہیں حکومت جو چاہے سازش کر لے شریف خاندان نہ جھکے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا۔ سر پر کفن باندھ لیا ہے ڈرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔ حکمرانوں نے پہلے مسلم لیگ میں لڑائی کروائی اب میرے خاندان میں نفرتیں پھیلانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

بارش اور بجلی کی طویل بندش

ربوہ میں بارش اور بجلی کی طویل بندش گویا لازم و ملزوم بن گئے ہیں۔ گزشتہ شام بارش ہوئی جس کے ساتھ کوئی طوفان یا جھکڑ نہ تھا۔ اس کے باوجود پونے چھ بجے شام کے قریب بجلی بند ہو گئی اور پھر ساری رات بجلی کی روبحال نہ ہوئی۔ اس کے بعد صبح 11 بجے کے قریب بجلی کا سلسلہ جاری ہوا اس طرح معمولی بارش کے نتیجے میں 17 گھنٹے بجلی بند رہی۔ یاد رہے کہ یہ پہلا واقعہ نہیں اس سے قبل مہینے بھر کے عرصے میں کئی دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہ ساری رات بجلی نہ آئی۔ اہل ربوہ نے محکمہ بجلی کی اس ناقص کارکردگی کی اصلاح اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

پلاسٹک، چینی، شیشے اور مٹی کے برتنوں پر
محدود مدت کیلئے سیل جاری ہے
سیل سیل سیل
نیز اچار کیلئے اعلیٰ کوالٹی کے مرتبان دستیاب ہیں
ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش 211751

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس 12 لیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

CPL No. 61